مقام اولیاء

اور ان کی صفات

محمد صدیق
5 چک کلاں

ہر شخص کو صحابہ کرام اور تابعین عظام کی زندگیوں کا مطالعہ کرنا چاہیے جو کہ تمام اولیاء اللہ کے سردار و پیشوا تھے کیا ان میں سے کسی نے ایسا دعویٰ کیا اور کوئی خلاف شریعت بات زبان سے نکالی؟ ہرگز نہیں اولیاء اللہ کی صفات قرآن پاک میں تقریباً سات جگہ پہ اللہ نے بیان فرمائیں ہیں۔

سورۃ نجم میں ارشاد ہوا ہے:

فلا تزکوا انفسکم ۔ یعنی اپنی پاکیزگی کو ظاہر نہ کرو۔ اولیاء اللہ کی یہ شان نہیں کہ وہ اپنے زھد وتقوی کا ڈھنڈورا پیٹتے پھریں اور اپنے نام سے قبل ولی ابن ولی جیسے القاب لگائیں ۔ کیا صحابہ کرام اور تابعین میں سے کبھی کسی نے ایسا دعوی کیا ہے؟

تمام انبیاء کرام نے ہمیشہ براہ راست اللہ سے دعائیں کی ہیں۔ کسی نبی ولی یا بزرگ کا واسطہ اور وسیلہ نہیں پکڑا ہے اسی لئے نبی ﷺ سمیت تمام انبیاء علیہ السلام کا طریقہ دعا یہی رہا ہے کہ بغیر کسی واسطے اور وسیلے کے اللہ کی بارگاہ میں دعا کی جائے۔

سورۃ الزمر میں ارشاد ہوا ہے:

ام اتخذوا من دون الله شفعاء قل اولو کانوا لا یملکون شیا ولا یعقلون ۔ قل لله الشفاعة جمیعا له ملک السموت والارض ثم الیه ترجعون۔ واذا ذکر الله وحده اشمازت قلوب الذین لا یومنون بالآخرة واذا ذکر الذین من دونه اذا هم یستبشرون۔(الزمر ٤٥)

ترجمہ: کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا اوروں کو سفارشی مقرر کر رکھا ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ لوگو وہ کچھ بھی اختیار نہ رکھتے ہیں اور نہ عقل۔ کہہ دیجئے کہ تمام سفارش کا مختار اللہ ہی ہے آسمانوں اور زمین کا راج اسی کیلئے ہے تم سب اسی کیطرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور جب اللہ اکیلئے کا ذکر کیا جائے تو ان لوگوں کے دل نفرت سے بھر جاتے ہیں جو کہ آخرت پہ یقین نہیں رکھتے اور جب اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل کھل کر خوش ہو جاتے ہیں۔

کسی کی ولایت کی دلیل کیلئے کرامت کا ظہور ضروری نہیں جو لوگ ولی کیلئے کرامت کا ظہور ضروری سمجھتے ہیں پھر وہ اپنے خود ساختہ ولی کیلئے جھوٹی سچی کرامتیں بھی گھڑ لیتے ہیں

نافرمانوں کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے فرمانبردار بندوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون۔ الذین آمنوا وکانوا یتقون۔ لهم البشری فی الحیوة الدنیا وفی الآخرة۔(یونس ٦٣)

ترجمہ: یادرکھو اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور تقوی اختیار کیا۔ ان کیلئے دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی خوشخبری ہے۔

اولیاء ولی کی جمع ہے عربی لغت میں ولی کے معانی قریب کے ہیں اس اعتبار سے اولیاء اللہ کے معنی ہوئے "وہ سچے اور مخلص مومن جنہوں نے اللہ کی اطاعت کر کے اور معاصی سے اجتناب کر کے اللہ کا قرب حاصل کر لیا اسی لئے مزید اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی تعریف ان الفاظ میں بیان فرمائی جو ایمان لائے

اورانہوں نے تقویٰ اختیار کیا'' اور درحقیقت ایمان و تقویٰ ہی اللہ کے قرب کی بنیاد ہے اور اہم ترین ذریعہ بھی۔ اس لحاظ سے ہر متقی مومن اللہ کا ولی ٹھہرا۔

لوگ ولایت کیلئے اظہار کرامت ضروری سمجھتے ہیں اور پھر وہ اپنے خود ساختہ ولیوں کیلئے جھوٹی سچی کرامتیں مشہور کردیتے ہیں یہ خیال بالکل باطل ہے۔ کہ کرامت اور ولایت کا چولی دامن کا ساتھ ہے قرآن میں اس کا کہیں بھی ذکر یا اشارہ تک موجود نہیں ہاں اگر کسی سے کرامت کا ظہور ہو جائے تو یہ اللہ کی مشیت ہے۔ اس میں اس بزرگ کا ولی کا مشیت شامل نہیں ہے۔

لیکن کسی متبع سنت متقی اور مومن سے کرامت کا ظہور ہو یا نہ ہو اس کی ولایت میں کوئی شک نہیں۔

خوف کا تعلق مستقبل سے ہے اور غم (حزن) کا ماضی سے، مطلب یہ ہے کہ چونکہ انہوں نے زندگی خدا خوفی کے ساتھ گزاری ہوتی ہے۔ اس لئے قیامت کی ہولناکیوں کا اتنا خوف ان پر نہ ہوگا۔ جس طرح دوسرے لوگوں کو ہوگا بلکہ وہ اپنے ایمان اور تقویٰ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت و فضل کے خاص امیدوار اور اس کیساتھ حسن ظن رکھنے والے ہوں گے اور اسی طرح دنیا میں جو کچھ چھوڑ گئے ہوں گے یا دنیا کی لذتیں انہیں حاصل نہ ہو سکی ہوں گی اس پہ انہیں کوئی حزن و ملال نہیں ہوگا کیونکہ وہ سب جانتے ہوں گے کہ یہ سب اللہ کی قضاء و تقدیر ہے۔ جس سے ان کے دلوں مں کوئی کدورت پیدا نہ ہوگی۔ بلکہ ان کے دل قضائے الٰہی پر مسرور و مطمئن ہوں گے۔

سورۃ یونس میں ارشاد ہوا ہے:

الا ان لله من فی السموت ومن فی الارض وما یتبع الذین یدعون من دون الله شرکاء

ترجمہ: یاد رکھو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا ہی ہے۔ جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسرے شرکاء کی عبادت کرتے ہیں۔

ان یتبعون الا الظن وان هم الا یخرصون۔

وہ محض خیال کے پیچھے پڑے ہیں اور کچھ نہیں وہ صرف اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔

یہودی کہتے تھے کہ میکائیل ہمارا دوست ہے اور جبرائیل دشمن۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا یہ سب میرے مقبول بندے ہیں جو ان کا یا ان میں سے کسی کا بھی دشمن ہوا وہ اللہ کا بھی دشمن ہے۔

حدیث میں آتا ہے:

من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالحرب

ترجمہ: جس نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی اس نے میرے ساتھ اعلان جنگ کیا (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب التواضع)

گویا اللہ کے کسی ایک ولی سے دشمنی سارے اولیاء اللہ سے بلکہ اللہ تعالیٰ سے بھی دشمنی ہے۔ اس سے واضح ہوا کہ اولیاء اللہ کی محبت اور ان کی تعظیم نہایت ضروری ہے اور ان سے بغض وعناد اتنا بڑا جرم ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکے خلاف اعلان جنگ فرماتا ہے۔

لیکن محبت اور تعظیم کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ان پر سالانہ عرس کے نام پر میلوں ٹھیلوں کا اہتمام کیا جائے ان کے نام کی نذرو نیاز اور قبروں کو غسل دیا جائے ان پہ چادریں چڑھائی جائیں اور انہیں حاجت روا اور مشکل کشاء نافع وضار سمجھا جائے ان کی قبروں پہ دست بستہ قیام اور ان کی چوکھٹوں پہ سجدہ کیا جائے جیسا کہ بدقسمتی سے ''اولیاء اللہ کی محبت'' کے نام پہ یہ کاروبار لات ومنات فروغ پذیر ہے۔ حالانکہ یہ محبت نہں ان کی عبادت ہے جو کہ شرک اور ظلم عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ اس فتنہ قبور سے محفوظ رکھے۔ مرض الموت میں رسول اللہ ﷺ اپنے چہرہ مبارک سے بار بار کپڑا اٹھاتے اور ڈھانپ لیتے ام المومنین اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے استفسار فرمایا تو آپ نے فرمایا:

عائشہ پچھلی امتیں اسی لئے گمراہ ہوئیں کہ انہوں نے اپنے انبیاء علیہ السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میری امت بھی اس فتنہ میں ملوث ومبتلا نہ ہو جائے۔ آج یہی ہو رہا ہے دوائی کے طور پر عرق دسترس سے باہر ہے۔ مگر پتھروں کو عرق خالص سے غسل دیا جاتا ہے۔

غریب اور نادار لوگوں کے شیر خوار بچوں کو بقدر ضرورت دودھ دستیاب نہیں مگر مردہ لوگوں کو منوں نہیں

> اللہ تعالیٰ کے ولی کیلئے یہ اعزاز کیا کم ہے کہ اللہ تعالیٰ اعلان کرتے ہیں جو میرے ولی (دوست) سے دشمنی رکھے گا اس کے ساتھ میرا اعلان جنگ ہے۔

بلکہ نُوں دودھ مہیا کیا جاتا ہے۔غریب کے بچے کھدر جیسے معمولی کپڑوں کو ترستے ہیں مگر قبور پر دس دس گز کی ریشمی چادریں چڑھائی جاتی ہیں۔غریب کی بچی کو سادے کپڑے دستیاب نہیں جو اس کو جہیز میں دے سکے مگر قبروں کی چادروں کو گوٹہ، کناری، طلہ، بادلہ، نقشی ریشم وغیرہ سے مزین کیا جاتا ہے آخر یہ سب کیا ہے؟ کیا یہ جہالت نہیں؟ دین سے دوری اور قرآن و حدیث سے بے خبری آخر کیا ہے؟

ہماری حکومتیں خاندانی منصوبہ بندی (Family Planing) پہ کروڑوں خرچ کر دیتی ہے۔مگر اشاعت اسلام کیلئے اس کے پاس پیسے نہیں۔ ان قبائر اولیاء اللہ کی درگاہوں کو وسیع وعریض بنانے پر ہماری حکومت کروڑوں کا خرچہ کرڈالتی ہے مگر جائز کام کرنے کی اسے توفیق نہیں حکومت کی سرپرستی میں سماع ہال اور بہشتی دروازے بنتے ہیں۔مگر غریب کا کوئی پرسان حال نہیں۔اسلام کے نام پہ حاصل کئے گئے ملک پاکستان میں بدعت وشرک اور کفر فروغ پارہا ہے۔ہم سب یہاں خاموش ہیں ہماری مسجدوں میں جو خطبہ جمعہ کو دیا جاتا ہے اسمیں اللہ کا ذکر کم اور نام نہاد ولیوں کا ذکر زیادہ ہوتا ہے۔خدا ہمیں ایسے فتنوں سے محفوظ رکھے۔آخر میں نبی ﷺ کی دعا پہ اختتام کرتا ہوں۔

اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد

اب قرآن مجید میں جو خصوصیات ولیوں کیلئے اللہ تعالی نے بیان فرمائیں ہیں ان کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

۱۔توحید کا اقرار کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔
۲۔اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو نہیں پکارتے یعنی مشرک نہیں ہوتے۔
۳۔اللہ کیساتھ کیئے گئے وعدوں کو ایفا کرتے ہیں۔
۴۔صلہ رحمی کرتے ہیں یعنی تعلقات کو منقطع نہیں کرتے عزیزوں رشتہ داروں سے۔
۵۔اللہ سے ہی ڈرتے ہیں۔
۶۔آخرت کے حساب سے کانپتے ہیں۔
۷۔کسی کو ایذا نہیں دیتے۔
۸۔کسی کا مال ناحق نہیں کھاتے۔
۹۔اللہ کی رضا کی خاطر صبر کرتے ہیں۔
۱۰۔اپنا مال دن رات اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔
۱۱۔غرور وتکبر نہیں کرتے۔
۱۲۔کسی کی دل شکنی نہیں کرتے۔
۱۳۔برائی کا بدلہ اچھائی سے دیتے ہیں۔
۱۴۔زمین پہ آہستہ اور عاجزی سے چلتے ہیں۔
۱۵۔جاہلوں سے ملتے ہیں تو الجھنے کی بجائے سلام کر کے چلے جاتے ہیں۔
۱۶۔راتیں اللہ کی راہ میں قیام ورکوع اور سجدوں میں گزارتے ہیں۔
۱۷۔قرآن وسنت کے باہر نہیں جاتے۔
۱۸۔عذاب دوزخ سے رب کی پناہ مانگتے ہیں۔
۱۹۔ناحق کسی کو قتل نہیں کرتے۔
۲۰۔فضول اور بے ہودہ کاموں میں نہیں پڑتے۔
۲۱۔سائل کو محروم نہیں کرتے۔
۲۲۔اولیاء اللہ سے کرامتوں کا ظہور لازم نہیں ہے۔
۲۳۔جوا، زنا، چوری شراب اور حق تلفی سے اجتناب کرتے ہیں۔
۲۴۔غیر اللہ کی نذر و نیاز نہیں مانتے۔
۲۵۔اپنے اہل وعیال کے حقوق پورے کرتے ہیں۔

اور انہماک سے درس سنا۔درس طویل ہونے کی بنا پر دورانیہ میں قضاء حاجت اور وضو کیلئے اٹھے تو میری ان سے ملاقات ہوئی اور درس کے حوالہ سے کچھ گفتگو بھی فرمائی۔یہ میری ان سے آخری ملاقات تھی۔صبح جمعۃ المبارک تھا۔مدرسۃ البنات جھوک دادو کے سالانہ امتحان کیلئے روانہ ہوئے ان کے ہمراہ ان کے فرزند مولوی عبدالحلیم بھی تھے جو ستیانہ ٹھہر گئے۔حضرت جھوک دادو پہنچے تو رات ایک بجے کے قریب طبیعت خراب ہوئی۔اس کے باوجود فجر کی نماز کیلئے مسجد میں تشریف لے گئے۔دوران نماز پیٹ میں شدید درد کا دورہ ہوا۔نماز منقطع کر کے بستر پر لیٹ گئے اور نماز مکمل کی۔لیکن طبیعت زیادہ خراب ہوگئی۔ڈاکٹر کو بلایا گیا اس نے دوا دی جس سے وقتی افاقہ ہوا۔کچھ دیر بعد دوبارہ درد کا دورہ ہوا۔علاج کے باوجود افاقہ نہ ہوسکا۔28 نومبر 1998 ہفتہ کو صبح کے وقت خالق حقیقی سے جاملے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

نماز جنازہ:

آپ کی نماز جنازہ آپ کے رہائشی گاؤں چک 36۔گ۔ب میں ادا کی گئی نماز جنازہ میں علماء وشیوخ اور ملک کے معروف جامعات کے طلبہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔نماز جنازہ آپ کے بڑے صاحبزادے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالعزیز علوی نے پڑھائی۔اس کے بعد آپ کو آپ کے رہائشی گاؤں چک 36 ضلع فیصل آباد میں دفن کردیا گیا۔

اللھم اغفر لہ وارحمہ واجعل الجنۃ مثواہ۔